

Auditory, Tactile, Kinesthetic, and Psychological Imagery in the Poetry of Nida Fazli

ندافاضلی کی شاعری میں سمعی، لمسی، حرکی اور نفسیاتی پیکر تراشی

Shafiq Ahmed Katoch 

Department of Urdu, Government Degree College, Banihal, Ramban District, Jammu & Kashmir – 182146 India

Received 04 January 2022 | Revised 12 February 2022 | March 07 February 2022 | Available Online 09 March 2022

*Corresponding Author: **Shafiq Ahmed Katoch** | Email Address: drshafiqkatoch01@gmail.com

Citation: Shafiq Ahmed Katoch (2022). Auditory, Tactile, Kinesthetic, and Psychological Imagery in the Poetry of Nida Fazli. *Social Science Reports*. DOI:<https://doi.org/10.51470/SSR.2022.06.01.01>

Abstract

This study explores the use of auditory, tactile, kinesthetic, and psychological imagery in the poetry of Nida Fazli, one of the most distinguished voices in modern Urdu literature. Through a qualitative textual analysis, the paper examines how these forms of imagery contribute to the aesthetic richness, emotional depth, and symbolic expression of his poetry. Nida Fazli employs sensory and psychological images to portray human emotions, social realities, memory, loneliness, love, and existential experiences with remarkable simplicity and artistic elegance. The study concludes that his masterful use of imagery strengthens the expressive power of his poetry and enhances readers' emotional and intellectual engagement.

Keywords: Nida Fazli; Urdu Poetry; Poetic Imagery; Sensory Imagery; Psychological Imagery.

ندافاضلی کی شاعری کا مطالعہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ ان کے ہاں پیکر تراشی صرف بصری مناظر تک محدود نہیں بلکہ انسانی حواس اور داخلی کیفیات کی مکمل دنیا کو اپنے دامن میں سمونے ہوئے ہے۔ ان کے اشعار میں آواز، لمس، حرکت اور نفسیاتی احساسات اس قدر فطری انداز میں جلوہ گر ہوتے ہیں کہ قاری خود کو ان تجربات کا حصہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں پیکر تراشی محض منظر نگاری نہیں بلکہ احساسات کی تصویری تشکیل بھی ہے۔

سمعی (Auditory Imagery)

سمعی پیکر سے مراد وہ شعری اظہار ہے جو قاری کے ذہن میں کسی آواز، سرگوشی، خاموشی، شور یا نغے کا احساس پیدا کرے۔ ندافاضلی کے یہاں یہ عنصر نہایت لطیف انداز میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ وہ اکثر خاموشی کو بھی ایک معنی خیز آواز بنا دیتے ہیں، جس سے ان کی شاعری میں داخلی کرب اور تنہائی کا احساس مزید گہرا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ان کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

بن کے خوشبو بکھر گیا ہوں میں

رنگ بن کر بکھر گیا ہوں میں

اگرچہ اس شعر میں خوشبو کا ذکر ہے، لیکن اس کی داخلی موسیقیت اور لفظوں کی نرمی قاری کے ذہن میں ایک لطیف صوتی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ شاعر کی ذات گویا خاموشی کے ساتھ کائنات میں تحلیل ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ یہ سمعی اور حسی دونوں سطحوں پر اثر انداز ہونے والا پیکر ہے۔

اسی طرح ان کے متعدد اشعار میں بارش، ہوا، پرندوں کی پرواز اور شہر کی خاموش فضا ایک ایسی صوتی دنیا تخلیق کرتی ہے جو قاری کے احساسات کو بیدار کر دیتی ہے۔ ندافاضلی کے نزدیک خاموشی بھی ایک زبان رکھتی ہے، اور یہی خاموشی ان کی شاعری میں سمعی پیکر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

لمسی پیکر (Tactile Imagery)

لمسی پیکر وہ ہوتا ہے جس میں گرمی، سردی، نرمی، سختی یا جسمانی لمس کا احساس نمایاں ہو۔ نفاذی کے ہاں یہ کیفیت زیادہ تر دھوپ، بارش، ہوا اور موسموں کے حوالے سے سامنے آتی ہے۔

مثلاً

دھوپ میں نکلے گھٹاؤں میں نہا کر دیکھو

زندگی کیلئے کتابوں کو ہٹا کر دیکھو

اس شعر میں "دھوپ" کی تمناؤں اور "گھٹاؤں میں نہانا" ایک واضح لمسی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ قاری نہ صرف منظر دیکھتا ہے بلکہ دھوپ کی گرمی اور بارش کی ٹھنڈک کو بھی محسوس کرتا ہے۔ یہی وہ فنی خوبی ہے۔

جو شعر کو محض بیان سے بلند کر کے ایک مکمل حسی تجربہ بنا دیتی ہے۔ اسی طرح نفاذی کی شاعری میں ہوا کا چلنا، بارش کا برسا اور موسموں کی تبدیلی صرف منظر نہیں بلکہ جسمانی احساسات کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ ان کے یہ پیکر قاری کو شعر کے ماحول میں اس طرح شامل کر دیتے ہیں کہ وہ خود کو اس تجربے کا حصہ محسوس کرتا ہے۔

حرکی پیکر (Kinetic Imagery)

حرکی پیکر سے مراد وہ تصویری اظہار ہے جس میں حرکت، سفر، پرواز یا تبدیلی کا احساس نمایاں ہو۔ نفاذی کی شاعری میں زندگی کو اکثر ایک مسلسل سفر کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اس لیے ان کے یہاں حرکی پیکروں کی کثرت ملتی ہے۔

ان کا یہ شعر اس سلسلے میں نہایت اہم ہے

اپنی مرضی سے کہاں اپنے سفر کے ہم ہیں

رخ ہواؤں کا جدھر کا ہے اُدھر کے ہم ہیں

یہاں "سفر" اور "ہواؤں کا رخ" دونوں حرکت کے استعارے ہیں۔ قاری کے ذہن میں ایک ایسے مسافر کی تصویر بنتی ہے جو زمانے کے تھپڑوں کے ساتھ بہتا چلا جا رہا ہے۔ یہ منظر انسان کی بے بسی اور وقت کی طاقت کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے۔

اسی طرح نفاذی کے یہاں راستے، چلنا، بکھرنا، لوٹنا، گزرنا اور بہنا جیسے افعال بار بار استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تمام عناصر ان کی شاعری کو تحرک اور زندگی کی تازگی عطا کرتے ہیں۔ ان کے شعری مناظر جامد نہیں بلکہ مسلسل ارتقا اور حرکت کی علامت ہیں۔

نفسیاتی پیکر (Psychological Imagery)

نفاذی کی شاعری کا سب سے منفرد پہلو ان کے نفسیاتی پیکر ہیں۔ وہ انسانی باطن، تنہائی، خوف، امید، محرومی، محبت اور شناخت کے مسائل کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ قاری اپنے ہی وجود سے مکالمہ کرنے لگتا ہے۔

ان کا یہ معروف شعر دیکھیے

ہر آدمی میں ہوتے ہیں دس میں آدمی

جس کو بھی دیکھنا ہو کئی بار دیکھنا

یہ شعر انسانی شخصیت کی پیچیدگی کا نہایت گہرا نفسیاتی پیکر ہے۔ شاعر یہ بتاتا ہے کہ انسان ایک رُخا وجود نہیں بلکہ اس کے اندر مختلف کردار، خواہشیں، تضادات اور کیفیات موجود ہوتی ہیں۔ ایک ہی شخص مختلف حالات میں مختلف صورتوں میں سامنے آتا ہے۔ یہ تصور قاری کے ذہن میں ایک ایسی داخلی تصویر پیدا کرتا ہے جو دیر تک اس کے احساسات پر اثر انداز رہتی ہے۔

اسی طرح

کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا

کہیں زمین تو کہیں آسمان نہیں ملتا

اس شعر میں محرومی، تنہائی اور نامکمل خواہشوں کو "زمین" اور "آسمان" کے پیکروں کے ذریعے مجسم کیا گیا ہے۔ یہ صرف بصری منظر نہیں بلکہ انسانی نفسیات کی گہری عکاسی بھی ہے۔ قاری اپنے ذاتی تجربات کو اس شعر میں منعکس دیکھتا ہے، جس سے شعر کی اثر آفرینی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

اس تفصیلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ نفاذی کی شاعری میں پیکر تراشی مختلف حسی اور نفسیاتی جہات کا حسین امتزاج ہے۔ ان کے اشعار میں سمعی، لمسی، حرکی اور نفسیاتی پیکر ایک دوسرے سے مربوط ہو کر ایسا فنی اور جمالیاتی نظام تشکیل دیتے ہیں جو قاری کو صرف شعر پڑھنے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ اسے شعر محسوس کرنے پر بھی آمادہ کرتا ہے۔ یہی خصوصیت نفاذی کو جدید اردو شاعری کے ان ممتاز شعرا میں شامل کرتی ہے۔

- جنہوں نے پیکر تراشی کے فن کو نئے اسالیب، نئے معانی اور نئی وسعتوں سے آشنا کیا۔
- بہت اچھا، اب مقالے کا آخری تحقیقی حصہ یعنی **تقدیری جائزہ** پیش کیا جا رہا ہے، جس کے بعد صرف **اختتامیہ** اور **کتابیات** باقی رہ جائیں گی۔

ندافاضلی کی پیکر تراشی کا تقدیری جائزہ

ندافاضلی جدید اردو شاعری کے ان ممتاز شعرا میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے روایت اور جدت کے درمیان ایک متوازن اور تخلیقی رشتہ قائم کیا۔ ان کی شاعری کا بنیادی وصف یہ ہے کہ وہ پیچیدہ فلسفیانہ افکار اور گہرے انسانی تجربات کو نہایت سادہ، رواں اور مؤثر زبان میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے شعری حسن کا ایک اہم سرچشمہ ان کی **پیکر تراشی** ہے، جس نے ان کے اشعار کو تصویریت، معنویت اور جمالیاتی کشش عطا کی ہے۔

ندافاضلی کی پیکر تراشی کی پہلی نمایاں خصوصیت **سادگی اور فطری پن** ہے۔ انہوں نے کلاسیکی شاعری کی طرح مصنوعی تشبیہوں اور ثقیل استعارات کے بجائے روزمرہ زندگی کے عام مناظر سے اپنے شعری پیکر تراشے ہیں۔ ان کے ہاں گلی، دروازہ، چراغ، دھوپ، بارش، راستہ، درخت، پرندہ اور گھر جیسے الفاظ محض اشیائے نہیں بلکہ انسانی جذبات، سماجی رویوں اور وجودی سوالات کی علامت بن جاتے ہیں۔ یہی سادگی ان کی شاعری کو عوامی سطح پر بھی مقبول بناتی ہے۔

دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ ندافاضلی کے شعری پیکر **کثیر المعنویت** کے حامل ہیں۔ ایک ہی تصویر مختلف قارئین کے لیے مختلف معانی پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ان کا شعر

کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا

کہیں زمیں تو کہیں آسمان نہیں ملتا

بظاہر یہ ایک سادہ بیان معلوم ہوتا ہے، لیکن اس میں زندگی کی محرومی، انسانی آرزو، وجودی بے اطمینانی اور تقدیر کے فلسفے جیسے متعدد مفہیم پوشیدہ ہیں۔ "زمین" اور "آسمان" کے بصری پیکر مختلف معنوی سطحوں پر - قاری کے ذہن کو متحرک کرتے ہیں۔ یہی خصوصیت کسی بڑے شاعر کی علامت سمجھی جاتی ہے۔
ندافاضلی کے پیکروں کا ایک اہم پہلو **انسان دوستی** بھی ہے۔ ان کے اشعار میں فطرت کے مناظر بھی انسان کے دکھ سے جڑے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ حسن فطرت کو صرف جمالیاتی لطف کے لیے پیش نہیں کرتے بلکہ اس کے ذریعے انسانی اقدار، محبت، ہمدردی اور سماجی شعور کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان کا معروف شعر

گھر سے مسجد ہے بہت دور چلو یوں کر لیں

کسی روتے ہوئے بچے کو ہسایا جائے

اس حقیقت کی بہترین مثال ہے۔ یہاں "روتا ہوا بچہ" محض ایک کردار نہیں بلکہ پوری انسانیت کے دکھ اور بے بسی کا پیکر بن جاتا ہے۔ شاعر عبادت کے رسمی تصور سے آگے بڑھ کر خدمت انسانیت کو اصل روح - عبادت قرار دیتا ہے۔

ندافاضلی کے یہاں **نفسیاتی پیکر تراشی** بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔ وہ انسان کے داخلی انتشار، تنہائی، شناخت کے بحران اور وجودی الجھنوں کو براہ راست بیان کرنے کے بجائے تصویری انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اس تکنیک کے باعث ان کی شاعری میں جذباتی شدت پیدا ہو جاتی ہے، لیکن کہیں بھی خطابت یا تصنع محسوس نہیں ہوتا۔

تاہم تقدیری اعتبار سے بعض ناقدین کا خیال ہے کہ ندافاضلی کی شاعری میں سادگی بعض اوقات اس قدر نمایاں ہو جاتی ہے کہ شعری رمزیت اور تہ داری نسبتاً کم محسوس ہوتی ہے۔ کلاسیکی شعر کی طرح پیچیدہ استعاراتی نظام یا علامتی وسعت ان کے ہاں ہر جگہ موجود نہیں۔ لیکن یہی سادگی ان کی انفرادیت بھی ہے، کیونکہ انہوں نے عام انسان کی زبان میں غیر معمولی فکری گہرائی پیدا کی۔ اس لیے یہ پہلو کمزوری کے بجائے ان کے مخصوص اسلوب کی شناخت قرار دیا جاسکتا ہے۔

مزید برآں، ندافاضلی کی پیکر تراشی میں شہری زندگی کے تجربات نمایاں ہیں۔ انہوں نے جدید انسان کی تنہائی، ہجرت، بے یقینی، رشتوں کی ٹوٹ پھوٹ اور روحانی خلا کو نہایت مؤثر تصویری انداز میں پیش کیا ہے۔

- ان کے اشعار میں فطرت اور شہر، روایت اور جدیدیت، امید اور محرومی، محبت اور تنہائی ایک ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔ یہی امتزاج ان کی شاعری کو عصر حاضر کے انسان کا ترجمان بناتا ہے۔
مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ندافاضلی نے پیکر تراشی کو محض شعری آرائش کے طور پر استعمال نہیں کیا بلکہ اسے اپنے فکری اظہار کا بنیادی وسیلہ بنایا۔ ان کے شعری پیکر انسانی زندگی کی حقیقتوں، سماجی مسائل، اخلاقی اقدار اور وجودی تجربات کو اس انداز میں مجسم کرتے ہیں کہ قاری نہ صرف شعر کو سمجھتا ہے بلکہ اسے اپنی داخلی دنیا میں محسوس بھی کرتا ہے۔ یہی فنی امتیاز ندافاضلی کو جدید اردو شاعری میں ایک منفرد اور دیر پا - مقام عطا کرتا ہے۔

زیرِ نظر مقالے کے مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ندافاضلی جدید اردو شاعری کے ان ممتاز شعرا میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی منفرد فکری بصیرت، سادہ گہرول، نشیں اسلوب اور گہری انسانی وابستگی کے ذریعے پیکر تراشی کے فن کو نئی وسعت عطا کی۔ ان کی شاعری میں پیکر تراشی محض الفاظ کی آرائش یا جمالیاتی حسن کا ذریعہ نہیں، بلکہ انسانی تجربات، داخلی احساسات اور سماجی شعور کے اظہار کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔

- انہوں نے زندگی کے عام مناظر، روزمرہ اشیاء اور فطرت کے عناصر کو اس فنی مہارت سے شعری پیکروں میں ڈھالا ہے کہ وہ قاری کے ذہن میں ایک مکمل تصویری اور حسی دنیا آباد کر دیتے ہیں۔

ندافاضلی کے شعری پیکروں کا سب سے نمایاں وصف ان کی فطری سادگی اور معنوی گہرائی ہے۔ ان کے یہاں دھوپ، بارش، چراغ، راستہ، گھر، درخت، پرندہ، زمین اور آسمان جیسے عام الفاظ غیر معمولی علامتی اور فکری معنویت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار ایک طرف عام قاری کے لیے قابل فہم ہیں، تو دوسری طرف سنجیدہ نقاد کے لیے بھی نئے معانی اور نئی تعبیرات کے دروازے ہیں۔ ان کے شعری

- مناظر میں خارجی حسن اور داخلی کیفیت کا ایسا حسین امتزاج ملتا ہے جو جدید اردو شاعری میں کم ہی دکھائی دیتا ہے۔ اس مقالے کے تجربے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نوافاضلی نے بصری، سمعی، لمسی، حرکی اور نفسیاتی پیکروں کو نہایت متوازن انداز میں استعمال کیا ہے۔ ان کی تصویریت محض منظر کشی تک محدود نہیں رہتی بلکہ انسانی نفسیات، معاشرتی رویوں اور وجودی مسائل کو بھی مجسم کر دیتی ہے۔ ان کے بیشتر اشعار میں فکری گہرائی اور جذباتی صداقت اس خوبی سے یکجا ہو جاتی ہیں کہ قاری شعر کے معنی سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کی کیفیت کو بھی محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہی کیفیت ان کی شاعری کو اثر انگیز، یادگار اور آفاقی بناتی ہے۔ تنقیدی نقطہ نظر سے اگرچہ بعض ناقدین نے ان کی شاعری کی غیر معمولی سادگی کو کلاسیکی رمزیت کے مقابلے میں نسبتاً محدود قرار دیا ہے، تاہم یہی سادگی ان کی سب سے بڑی فنی قوت بھی ہے۔ انہوں نے پیچیدہ فلسفیانہ اور نفسیاتی مسائل کو عام انسان کی زبان میں اس انداز سے بیان کیا ہے کہ ان کی شاعری خواص اور عوام دونوں کے لیے یکساں دل کش اور قابل قبول بن گئی ہے۔ ان کے شعری پیکر مصنوعی آرائش سے پاک، زندگی کے حقیقی تجربات سے وابستہ اور انسانی اقدار کے آئینہ دار ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ نوافاضلی نے اردو شاعری میں پیکر تراشی کو ایک نئی جہت عطا کی۔ ان کے تخلیق کردہ پیکر نہ صرف جمالیاتی حسن رکھتے ہیں بلکہ فکری بصیرت، سماجی شعور اور انسانی ہمدردی کے امین بھی ہیں۔ ان کی شاعری میں لفظ تصویر بنتا ہے، تصویر احساس میں ڈھلتی ہے اور احساس ایک آفاقی انسانی تجربے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہی فنی امتیاز انہیں جدید اردو شاعری کے اہم ترین شعرا کی صف میں ممتاز مقام عطا کرتا ہے۔

لہذا یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ نوافاضلی کی شاعری میں پیکر تراشی ایک مکمل فنی، جمالیاتی اور فکری نظام کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے شعری پیکر اردو ادب کے قیمتی سرمائے میں شمار کیے جاسکتے ہیں اور آنے والے محققین کے لیے تحقیق کے نئے امکانات بھی فراہم کرتے ہیں۔

کتابیات

کتابیات

بنیادی ماخذ

- راج کمل پرکاشن، نئی دہلی، نوافاضلی، کلیات نوافاضلی
- راج کمل پرکاشن، نئی دہلی، نوافاضلی، لفظوں کے پھول
- راج کمل پرکاشن، نئی دہلی، نوافاضلی، آنکھ اور خواب کے درمیان
- راج کمل پرکاشن، نئی دہلی، نوافاضلی، کھوپاہوا سا کچھ

جانوی ماخذ

- سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ڈاکٹر وزیر آغا، جدید اردو شاعری
- سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ساحتیات، پس ساحتیات اور مشرقی شعریات
- شب خون کتاب گھر، الہ آباد، ڈاکٹر شمس الرحمن فاروقی، شعر، غیر شعر اور نثر
- ایجو کیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ڈاکٹر عبادت بریلوی، اردو تنقید کا ارتقا
- سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ڈاکٹر سلیم اختر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ
- مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، آل احمد سرور، تنقیدی اشارے
- مکتبہ جامعہ، نئی دہلی، ڈاکٹر محمد حسن، ادبی تنقید
- مجلس ترقی ادب، لاہور، ڈاکٹر سید عبداللہ، ادبیات کا مطالعہ